رمضان

سے متعلق

۵۰ سوالات

ابو زید ضمیر

نوٹ: اس کتابچہ میں غلطیوں سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر کوئی غلطی دکھائی دے تو خیر خواہی کی شرط کے ساتھ ضرور آگاہ کردیں۔

قال الله تبارك وتعالى:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ [البقرة ١٨٥]

اللہ تعالی فرماتا ہے:

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور جس میں ہدایت کے لیے اور حق و باطل میں فرق کرنے لیے نشانیاں ہیں۔ [البقرہ ۱۸۵]

۱. رمضان سے متعلق احکام

۱. رمضان کے روزے کیوں فرض کیے گئے ؟

قال تعالی:

يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ [البقرة: ۱۸۳]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اے ایمان والو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے ویسے ہی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقوی کی راہ اختیار کرو۔ [سورۃالبقرہ ۱۸۳]

قال البيضاوي:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ الْمَعَاصِي

فَإِنَّ الصَّوْمَ يَكْسِرُ الشَّهْوَةَ الَّتِي هِيَ مَبْدَؤُهَا

كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ:

فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ

[تفسير البيضاوي = أنوار التنزيل وأسرار التأويل (١/ ١٢٣)]

بیضاوی فرماتے ہیں:

تاکہ تم گناہوں سے بچو، کیونکہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے اور شہوت ہی سے گناہوں کی شروعات ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو نکاح نہ کرسکتا ہو، وہ روزہ کا اہتمام کرے، کیونکہ روزہ اس کے لیے (شہوتوں کو) توڑنے کا ذریعہ ہے۔ [تفسیر بیضاوی (۱/ ۱۲۳)]

۲. ایمان اور احتساب کے ساتھ روزے اور قیامِ رمضان کے کیا معنی ہیں؟

قال ﷺ:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

[خ: الإيمان ٣٨ - م: صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا ١٢٦٨] عن أبي هريرة

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان نے روزے رکھے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

[بخاری: الایمان ۳۸ - مسلم: صلاۃ المسافرین وقصرہا ۱۲۶۸] راوی ابوہریرہ

قال ﷺ:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

[خ: الإيمان ٣٧ - م: صلاة المسافرين وقصرها ١٧٣ - (٧٥٩)] عن أبي هريرة

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کا قیام کیا اُس کے پچھلے تمام گُناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں۔

[بخاری: الایمان ۳۷ - مسلم: صلاۃ المسافرین وقصرہا ۱۷۳ - (۷۵۹)] راوی ابوھریرہ

قال ابن حجر:

قَوْلُهُ ((اِيمَانًا)) اَيْ تَصْدِيقًا بِوَعْدِ اللهِ بِالثَّوَابِ عَلَيْهِ

((وَاحْتِسَابًا)) اَيْ طَلَبًا لِلْاَجْرِ لَا لِقَصْدٍ آخَرَ مِنْ رِيَاءٍ اَوْ نَحْوِهِ

[فتح الباري: تحت حديث ۲۰۰۸]

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

اِیمَانًا سے مراد روزہ پر اللہ کی طرف سے کیے گئے وعدہ کو سچا مانتے ہوئے روزہ رکھنا ہے، اور احْتِسَابًا سے مراد اس اجر کی طلب کرتے ہوئے روزہ رکھنا ہے نہ کہ ریا وغیرہ کی بنیاد پر۔ [فتح الباری: تحت حدیث ۲۰۰۸]

٣. کیا رمضان میں سارے جِن قید کر دیے جاتے ہیں؟

قال ﷺ:

اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ

صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ مَرَدَةُ الْجِنِّ (١)

وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ

وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ

وَنَادَى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ

وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ

(ت هـ حب ك هق) عن أبي هريرة. [صحيح الجامع ٧٥٩] (حسن)

اللفظ لإبن خزيمة ونحوه عند البخاري ومسلم مختصرا.

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو جِنوں میں سے سرکش شیاطین کو زنجیروں میں قید کیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں، (مہینہ بھر) اُس کا کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں (مہینہ بھر) اُس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ ایک نداء لگانے والا نداء لگاتا ہے: اے خیر کے طلب کرنے والے، آگے بڑھ اور اے شر کا ارادہ کرنے والے، رک جا! اور اللہ کچھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کردیتا ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، بیہقی) راوی ابوہریرہ. [صحیح الجامع ۷۵۹] (حسن)

---

1 قال ابن خزيمة: إِنَّمَا اَرَادَ بِقَولِهِ ((صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ)):
مَرَدَةَ الجِنِّ مِنْهُم لَا جَمِيْعَ الشَّيَاطِينِ إِذَا اسْمُ الشَّيَاطِينِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِهِمْ [صحيح ابن خزيمة]

قال ﷺ:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ

اِنَّهَا كَانَتْ اُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ

وَاِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا

فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا [خ: الصيام ١٩٩٦]

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو! مجھے شب قدر کی پہچان کرائی گئی تھی اور میں تمہیں بتلانے کے لیے آرہا تھا۔ مگر دو شخص آئے جو آپس میں لڑرہے تھے اور ان کے ساتھ شیطان بھی تھا، لہٰذا وہ مجھے بھلا دی گئی۔ [بخاری: الصیام ۱۹۹۶]

۴. کیا رمضان سے ایک دو دن قبل نفل روزے رکھ سکتے ہیں؟

قال ﷺ:

اِذا انْتَصَفَ شَعْبانُ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى يَكُونَ رمضان [1]

(حم ٤) عن أبي هريرة. [صحيح الجامع ٣٩٧] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
جب نصف شعبان ہو جائے تو رمضان آنے تک روزہ نہ رکھو۔
(مسند احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) راوی ابو ہریرہ

قال ﷺ:

لاَ يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ
اِلَّا اَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

[خ: الصوم ١٩١٤ – م: الصيام ٢١ – (١٠٨٢)] عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزہ رکھنے کی جلدی نہ کرے، ہاں وہ شخص جس کا معمول کے مطابق روزہ آجائے تو وہ اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔
[بخاری: الصوم ۱۹۱۴ - مسلم: الصیام ۲۱ - (۱۰۸۲)] راوی ابوہریرہ

---

1 وفي رواية: إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا (ت) عن أبي هريرة [ت بتحقيق الألباني ٧٣٨] (صحيح)
وفي رواية: إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا صَوْمَ حَتَّى يَجِيءَ رَمَضَانُ [ه بتحقيق الألباني١٦٥١] (صحيح)

۲. ہلال سے متعلق احکام

۵. شعبان کی ۲۹ تاریخ کو بادل کی وجہ سے ہلال نہ دکھائی دے تو کیا کریں؟

قال ﷺ:

صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَافْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ

فَإِنْ غُبِّيَ[1] عَلَيْكُمْ

[ولفظ مسلم: **فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ**] [2]

فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ

[خ: الصوم ۱۹۰۹ – م: الصيام ۱۹ – (۱۰۸۱)] عن أبي هريرة

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

(رمضان کا) چاند دیکھ کر روزے رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کرافطار (یعنی روزے رکھنا بند) کرو اور اگر مَطلَع ابرآلود ہو (یعنی آسمان صاف نہ ہو) تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کرلو۔

[بخاری: الصوم ۱۹۰۹ - مسلم: الصیام ۱۹ - (۱۰۸۱)] راوی ابوہریرہ

1 (غُبِّيَ) ... مِنَ الغَبَاء: شِبْهُ الْغَبَرَةِ فِي السَّمَاءِ. [النهاية في غريب الحديث والأثر (۳/ ۳٤۲)]

2 [م: الصيام ۱۸ – (۱۰۸۱)] عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

٦. ہلال دیکھ کر کیا دعاء پڑھے؟

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

كَانَ اِذَا رَاَى الهِلَالَ قَالَ:

اللّٰهُمَّ اَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِاليُمْنِ وَالاِيمَانِ

وَالسَّلَامَةِ وَالاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ

(حم ت ك) عن طلحة. [صحيح الجامع ٤٧٢٦] (حسن)

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی ﷺ جب ہلال (مہینے کا پہلا) چاند دیکھتے تو یہ دعاء پڑھتے:

اللّٰهُمَّ اَهْلِلْهُ [1] عَلَيْنَا بِاليُمْنِ وَالاِيمَانِ

وَالسَّلَامَةِ وَالاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ نمودار ہونے والا بنا۔ میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

(مسند احمد، ترمذی، حاکم) راوی طلحہ. [صحیح الجامع ۴۷۲۶] (حسن)

[1] وللدارمي والحاكم: (**اللَّهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ**) [الصحيحة ١٨١٦] (صحيح)

۷. رمضان کے ہلال کے لیے کتنے لوگوں کی گواہی درکار ہے؟

قال ﷺ:

صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ

وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، وانْسِكُوا لَهَا

فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا ثَلاثِينَ

فَإِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ مُسْلِمَانِ فَصُومُوا وَأَفْطروا

(حم ن) عَن رجال من الصحابة. [صحيح الجامع ٣٨١١] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنے سے رک جاؤ؛ اور اپنی عبادات (حج وغیرہ) کے اوقات چاند کی رؤیت سے ہی مقرر کرلیا کرو، اگر چاند تمہیں نظر نہ آئے تو ۳۰ دن کی گنتی پوری کرلو اور اگر دو مسلمان گواہی دے دیں تو ان کی گواہی پر روزے رکھو اور دو مسلمانوں کی گواہی پر ہی افطار کرلو۔

(یعنی روزے رکھنا بند کردو)

(مسند احمد، نسائی) راوی چند صحابہ [صحیح الجامع ۳۸۱۱] (صحیح)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ

فَاَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنِّي رَاَيْتُهُ

فَصَامَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ

(د) [د بتحقيق الألباني ٢٣٤٢] (صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کرنے لگے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔اس پر آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(ابوداؤد، دارمی) [سنن ابی داود تحقیق الالبانی ۲۳۴۲] (صحیح)

٨. جس کو دن کے کسی حصہ میں ہلال کی خبر ملے وہ کیا کرے؟

عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ

اَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ

مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

وَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ

قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا

وَنَجْعَلُ لَهُمْ اللُّعْبَةَ مِنْ الْعِهْنِ

فَاِذَا بَكَى اَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ اَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ

[خ: الصوم ١٩٦٠ – م: الصيام: ١٣٦ – (١١٣٦)]

الربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی ﷺ نے عاشوراء کی صبح انصار کے محلوں میں یہ پیغام بھیجا: جو روزہ سے نہیں ہے وہ بقیہ دن روزہ رکھےاور جو روزہ سے ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے۔

فرماتی ہیں: لہٰذا اس کے بعد ہم یہ (عاشوراء کا) روزہ رکھتے اوراپنے بچوں سے بھی روزہ رکھواتے۔ انکے لیے اون کے کھلونے بناتے۔ اگر کوئی بچہ روتا تو اسے وہ کھلونا تھما دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

[بخاری: الصوم ۱۹۶۰ - مسلم: الصیام ۱۳۶ - (۱۱۳۶)] الفاظ بخاری کے ہیں۔

۹. کیادُور دراز کے علاقوں میں روزہ اور لیلۃ القدر میں فرق ہو سکتا ہے؟

عَنْ كُرَيْبٍ

اَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلیٰ مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ

قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا

وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ

ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ

فَسَاَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ: مَتَى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ

فَقَالَ: اَنْتَ رَاَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ، وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ

فَقَالَ: لَكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ اَوْ نَرَاهُ

فَقُلْتُ: اَوَ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ: لَا، هَكَذَا اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

[م: الصيام ٢٨ - (١٠٨٧)]

کریب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

امِ فضل بنت حارث نے مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام بھیجا۔ فرماتے ہیں: میں شام آیا اور ان کا دیا ہوا کام پورا کیا۔ ابھی میں شام ہی میں تھا کہ رمضان کا چاند نظر آگیا، میں نے جمعہ کی رات چاند دیکھا، پھر مہینے کے آخری دنوں میں مدینہ پہنچ گیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دوران گفتگو چاند کا ذکر کیا اور مجھ سے پوچھا: تم نے (شام میں) چاند کب دیکھا؟ میں نے کہا: ہم نے جمعہ کی رات چاند دیکھا تھا۔ انھوں نے پوچھا: کیا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، اور لوگوں نے بھی نے دیکھا اور روزہ رکھا، اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ اس پر انھوں نے کہا: لیکن ہم نے تو سنیچر (ہفتہ) کی رات چاند دیکھا تھا، لہٰذا ہم برابر روزے رکھتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ ۳۰ کی گنتی پوری کرلیں یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ کے لیے معاویہ رضی اللہ عنہ کی رؤیت اور ان کا روزہ رکھنا کافی (دلیل) نہیں ہے؟ آپ نے جواب دیا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسا ہی حکم دیا ہے۔

[مسلم: الصیام ۲۸ - (۱۰۸۷)]

۱۰. روزہ کی نیت کب کرنا چاہیے؟

قال ﷺ:

مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلاَ صِيَامَ لَهُ

(حم ۳) عن حفصة. [صحيح الجامع ٦٥٣٨] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

جس نے فجر کے طلوع ہونے (یعنی صبحِ صادِق) سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں۔

(مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی) راویہ حفصہ [صحیح الجامع ۶۵۳۸] (صحیح)

قال ﷺ:

مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلاَ صِيَامَ لَهُ

(ن) عن حفصة. [صحيح الجامع ٦٥٣٥] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

جو رات ہی میں روزہ کی نیت نہ کرلے اس کا روزہ نہیں۔

(نسائی) عن حفصہ. [صحیح الجامع ۶۵۳۵] (صحیح)

٣. قیام رمضان سے متعلق احکام

١١. قیام رمضان یعنی تراویح کی مسنون رکعات کتنی ہیں؟

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟

فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ

ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا.

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟

قَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِي.

[خ: صلاة التراويح ٢٠١٣ - م: صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا ١٢٥ - (٧٣٨)]

سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان میں اللہ کے رسول ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت تھی؟ آپ نے فرمایا: آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، آپ پہلے چار رکعت پڑھتے، ان کے حسن اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو، پھر چار رکعت اور پڑھتے ان کے بھی حسن اور طویل ہونے کے متعلق نہ پوچھو، پھر تین رکعت پڑھتے، میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ وتر پڑھنے سے قبل سو جاتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

[بخاری: صلاۃ التراویح ٢٠١٣ - مسلم: صلاۃ المسافرین وقصرہا ١٢٥ - (٧٣٨)]

۱۲. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیام رمضان کی کتنی رکعات کا حکم دیا تھا؟

عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّهُ قَالَ

اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ

اَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِاِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

قَالَ وَقَدْ كَانَ الْقَارِئُ يَقْرَاُ بِالْمِئِينَ

حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ

وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ

[الموطأ: النِّداءِ لِلصّلاةِ: بَاب مَا جَاءَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ ٣٧٩]

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم الداری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعتیں پڑھائیں۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک ایک قاری سو سو آیتیں تلاوت کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم طولِ قیام کی وجہ سے لاٹھیوں کا سہارا لیا کرتے تھے اور ہماری نماز، فجر کے بالکل قریب ختم ہوتی تھی۔

[الموطا: کتاب النداء للصلاۃ باب ما جاء فی قیام رمضان ۳۷۹]

۱۳. کیا اللہ کے نبی ﷺ نے ایک رات میں تراویح اور تہجد الگ الگ پڑھی ہیں؟

عن نُعَيْمِ بْنِ زِيَادٍ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْمَارِيِّ

اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ حِمْصَ:

قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ اِلىٰ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ

ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ اِلىٰ نِصْفِ اللَّيْلِ

ثُمَّ قَامَ بِنَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا اَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ

قَالَ: وَكُنَّا نَدْعُو السُّحُورَ الْفَلَاحَ

(حم ش قيام الليل ن ك خز) واللفظ لأحمد [صلاة التراويح ص١٠] (صحيح)

نعیم بن زیاد ابوطلحہ انماری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ انھوں نے نعمان بن بشیر کو حمص کے منبر پر یہ کہتے سنا: ہم نے رمضان کی تیئسویں (۲۳) رات اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ رات کے پہلے ایک تہائی حصہ تک قیام کیا۔ پھر ہم نے پچیسویں (۲۵) رات آپ ﷺ کے ساتھ آدھی رات تک قیام کیا۔ پھر ہمارے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ نے ستائیسویں (۲۷) رات قیام کیا یہاں تک کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ ہمیں فلاح نہیں ملے گی۔ انھوں نے کہا: ہم سحری کو فلاح کہتے تھے۔

(مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن نصر فی قیام اللیل، نسائی، حاکم، ابن خزیمہ) الفاظ احمد کے ہے۔

۱۴. کیا باجماعت قیام رمضان بدعت ہے؟

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ

صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَمَضَانَ

فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ [1]

فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ

فَلَمَّا كَانَتْ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا

فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ

قَالَ: فَقَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلَّى مَعَ الْاِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ

قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ

فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ

فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا اَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ

قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ. ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِقِيَّةَ الشَّهْرِ

(حم ٤) [قيام رمضان ص١٤، صلاة التروايح ص١٥] (صحيح)

ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ روزہ رکھا، آپ نے ہمیں نماز (قیامِ رمضان) نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کی صرف سات راتیں باقی رہ گئی تھیں (۲۲ روزے ہو چکے تھے)، پھر اس (۲۳ ویں) رات آپ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اتنی طویل نماز پڑھائی کہ رات کا ایک تہائی حصہ گذر گیا، پھر چھٹی رات آپ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی، پانچویں رات آپ نے ہماری امامت کی اور اتنی طویل نماز پڑھائی کہ آدھی رات گذر گئی۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہ بقیہ رات میں بھی آپ ہمیں نماز پڑھا دیں! آپ نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ یہ نماز پڑھے حتی کہ امام نماز پوری کر لے، اُس کے لیے پوری رات قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ پھر آپ نے ہماری امامت نہیں کی یہاں تک کہ رمضان کی تین راتیں باقی رہ گئیں، پھر تیسرے دن کی رات میں آپ نے ہمیں

1 (حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ) اَيْ مِنَ الشَّهْرِ كَمَا فِي رِوَايَةٍ وَمَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُونَ.

قَالَ الطيبي: أي سبع ليال نظر إِلَى الْمُتَيَقَّنِ وَهُوَ اَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَيَكُونُ الْقِيَامُ فِي قَوْلِهِ (فَقَامَ بِنَا) لَيْلَةَ الثَّالِثَةِ وَالْعِشْرِينَ [عون المعبود وحاشية ابن القيم (٤/ ١٧٤)]

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَامَ بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا اَحْسِبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَاءَكُمْ» ، ثُمَّ قَامَ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا اَحْسِبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَاءَكُمْ» ، ثُمَّ قُمْنَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ إِلَى الصُّبْحِ [صحيح ابن خزيمه ٢٢٠٥] (حسن)

نماز پڑھائی جس میں آپ نے اپنے اہل اور اپنی بیویوں کو بھی شامل کرلیا۔ آپ نے ہمیں اتنی طویل نماز پڑھائی کہ ہمیں فلاح کے فوت ہونے کا ڈر ہونے لگا۔ جُبیر بن نُفیر فرماتے ہیں: میں نے ان سے (یعنی ابوذر رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: یہ فلاح کیا ہے؟ انھوں نے کہا: سحری!

(مسند احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) [قیام رمضان ص ۱۴، صلاۃ التروایح ص ۱۵] (صحیح)

۱۵. کیا تین راتوں سے زیادہ تراویح بدعت ہے؟

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي المَسْجِدِ

فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ،

ثُمَّ صَلَّى مِنَ القَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ،

ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، [1]

فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ

فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ

وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الخُرُوجِ اِلَيْكُمْ

اِلَّا اَنِّي خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ

[خ: التهجد ١١٢٩ – م: صلاة المسافرين وقصرها ١٧٧ – (٧٦١)]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز ادا کی تو لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ پھر اگلے دن بھی آپ نے نماز پڑھی تو لوگ مزید بڑھ گئے۔ پھر لوگ تیسری یا چوتھی رات کو بھی جمع ہوئے تو اللہ کے رسول ﷺ (نماز کے لیے) ان کی طرف باہر نہیں نکلے۔ جب صبح (یعنی فجر) ہوئی تو آپ نے فرمایا: تمہارے (مسجد میں جمع ہو جانے کے) عمل کو میں نے دیکھ لیا تھا لیکن مجھے تمہاری طرف نکلنے سے بس اِسی چیز نے روک لیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ (صحابی کہتے ہیں) یہ واقعہ رمضان میں پیش آیا تھا۔

[بخاری: التہجد ۱۱۲۹ - مسلم: صلاۃ المسافرین وقصرہا ۱۷۷ - (۷۶۱)]

1 عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: خَرَجَ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رِجَالٌ وَرَاءَهُ بِصَلَاتِهِ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ، فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَاجْتَمَعَ اَكْثَرَهُمْ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الثَّانِيَةَ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَاجْتَمَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَيْلَةَ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ، عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قُضِيَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ، اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: «اَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا»، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَأْمُرَهُمْ بِقَضَاءِ اَمْرٍ فِيهِ، يَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ

[حب] [التعليقات الحسان ١٤١]

١٦. کیا عورتیں آپس میں باجماعت تراویح پڑھ سکتی ہیں ؟

عن إبراهيم

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا

انَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَقُومُ وَسْطاً

[الآثار للإمام محمّد ٢١٥]

ابراہیم رحمہ اللہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان میں عورتوں کی امامت کیا کرتی تھیں اور صف کے بیچ میں کھڑی ہوتی تھیں۔ [الآثار للامام محمد ۲۱۵]

۱۷. کیا تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا اچھا ہے؟

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

كَانَ لا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلاثٍ

(ابن سعد) عن عائشة. [صحيح الجامع ٤٨٦٦] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: **اللہ کے رسول ﷺ تین دن سے کم میں قرآن ختم نہیں کرتے تھے۔** (ابن سعد) عن عائشہ. [صحیح الجامع ۴۸۶۶] (صحیح)

قَالَ ﷺ:

لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ [1]

(د ت ه) عن ابن عمر. [صحيح الجامع ٧٧٤٣] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: **جو شخص تین دن سے کم میں قرآن پڑھ لے وہ قرآن کو گہرائی سے نہیں سمجھتا۔** (ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ) راوی ابن عمر. [صحیح الجامع ۷۷۴۳] (صحیح)

1 وفي رواية: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لَمْ يَفْقَهْهُ (حم) [الصحيحة (٥/ ٦٠١)]

ولأحمد أيضا: لَا يَفْقَهُهُ مَنْ يَقْرَؤُهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاثٍ (حم) عن ابن عمرو. [صحيح الجامع ١١٥٧] (صحيح)

١٨. سجود تلاوت میں کیا پڑھے؟

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ:

سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

(د ت ن) [ت بتحقيق الألباني ٥٨٠] (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ رات (کی نماز) میں قرآن کے سجدوں میں یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

(سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)

(میرے چہرے نے اس (اللہ کو) سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور اس میں اپنے تصرف اور قوت سے کان اور آنکھیں بنادیں۔)

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی) [سنن ترمذی بتحقیق الالبانی ٥٨٠] (صحیح)

١٩. وتر کی نماز کا کیا طریقہ ہے؟

عَنْ نَافِعٍ

اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ

كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ

حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ

[خ: الجمعة: ما جاء في الوتر ٩٩١]

نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عبداللہ بن عمر وتر کی تین رکعات میں دو رکعتوں پر سلام پھیرتے اورآپ (ان دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان) کبھی کسی کام کا حکم بھی دیا کرتے تھے۔

[بخاری: الجمعہ : ما جاء فی الوتر ٩٩١]

۲۰. قنوت وتر رکوع سے قبل ہے یا بعد میں

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى

وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ

وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ، وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ

فَإِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ:

(سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يُطِيلُ فِي آخِرِهِنَّ [1]

(ن) [ن بتحقيق الألباني ١٦٩٩] (صحيح)

ابی بن کعب ﷺ فرماتے ہیں:
اللہ کے رسول ﷺ تین رکعات وتر پڑھا کرتے جس میں پہلی رکعت میں {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى} اور دوسری رکعت میں {قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ} اور تیسری رکعت میں {قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ} پڑھا کرتے تھے۔ آپ رکوع سے قبل قنوت کرتے اور جب سلام پھیرتے تو فرماتے (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ) (میں اس بادشاہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو تمام عیوب سے پاک وبالا ہے) اور تیسری مرتبہ (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ) کہتے ہوئے اپنی آواز کو طول دیتے۔
(نسائی) [نسائی تحقیق الالبانی ۱۶۹۹] (صحیح)

1 وَالْمَعْنَى يَمُدُّ فِي الثَّالِثَةِ صَوْتَهُ. [مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٣/ ٩٥٢)]

۲۱. کیا وتر کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے؟

قال ﷺ:

اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

[خ: الوتر ۹۹۸ – م: صلاة المسافرين وقصرها ۱۵۱ – (۷۵۱)]

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
رات میں اپنی آخری نماز وتر کو بنالو۔
[بخاری: الوتر ۹۹۸ - مسلم: صلاۃ المسافرین وقصرہا ۱۵۱ - (۷۵۱)]

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ

رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

(ت ھ) [ھ بتحقيق الألباني ۱۱۹۵] (صحيح)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
نبی ﷺ وتر کے بعد بیٹھے ہوئے ہی دو ہلکی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔
(ترمذی، ابن ماجہ) [سنن ابن ماجہ تحقیق الالبانی ۱۱۹۵] (صحیح)

۲۲. کیا تراویح کے بعد مزید قیام اللیل کی گنجائش ہے؟

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ

زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ
وَاَمْسَى عِنْدَنَا وَاَفْطَرَ ثُمَّ قَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ وَاَوْتَرَ بِنَا
ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِاَصْحَابِهِ
حَتَّى اِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ اَوْتِرْ بِاَصْحَابِكَ
فَاِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

(حم ٣) عن طلق بن علي. [د بتحقيق الألباني ١٤٣٩] [صحيح الجامع ٧٥٦٧] (صحيح).

قیس بن طلق ؓ فرماتے ہیں:

طلق بن علی رمضان میں ایک دن ہمارے پاس آئے۔ اور ہمارے ہی پاس شام کی اور افطار کی۔ پھر اسی رات ہمیں نماز پڑھائی اور وتر بھی پڑھائی۔ پھر اپنی مسجد میں گئے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔ اور جب وتر باقی رہ گئی تو ایک شخص کو آگے کر دیا اور کہا: اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھاؤ۔ کیونکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: ایک رات میں دو وتر نہیں۔

(مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی) راوی طلق بن علی
[صحیح الجامع ۷۵۶۷] [ابوداود بتحقیق الالبانی ۱۴۳۹] (صحیح)

۲۳. کیا بچوں پر روزہ فرض ہے؟

قال ﷺ:

رُفِعَ القَلَمُ عَنْ ثَلاَثَةٍ:

عَنِ المَجْنُونِ المَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يَبْرَأَ

وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وعَنِ الصَّبِيِّ حتَّى يَحْتَلِمَ

(حم د ك) عن علي وعمر. [صحيح الجامع ٣٥١٢] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ مجنون سے یہاں تک کہ اس کا جنون جاتا رہے، سونے والے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔

(مسند احمد، ابوداؤد، حاکم) راوی علی و عمر [صحیح الجامع ۳۵۱۲] (صحیح)

۲۴. کیا حیض کی حالت میں عورت روزہ رکھ سکتی ہے؟

قال ﷺ:

اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ

لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا.

[خ: الصوم ١٩٥١] عن أبي سعيد

[م: الإيمان ١٣٢ - (٧٩)] عن عبد الله بن عمر

ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی ﷺ نے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے؟

[بخاری: الصوم ۱۹۵۱] عن ابی سعید [مسلم: الایمان ۱۳۲ - (۷۹)] عن عبداللہ بن عمر

۲۵. مسافر کے لیے روزہ رکھنا بہتر ہے یا نہ رکھنا؟

قال تعالی:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا

اَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ [البقرة: ١٨٤]

اللہ تعالی نے فرمایا:

اگر تم میں سے کوئی شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ (اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی) گنتی دوسرے دنوں میں پوری کرے۔ [سورۃ البقرہ ۱۸۴]

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ ﷛

اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ

اَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللهِ

فَمَنْ اَخَذَ بِهَا، فَحَسَنٌ

وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

[م: الصيام ١٠٧ - (١١٢١)] عن حمزة

[بخاري: الصوم ١٩٤٣ - مسلم: الصيام ١٠٧ - (١١٢١)] عن عائشة

حمزہ بن عمرو اسلمی ﷛ فرماتے ہیں:

کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے اندر حالت سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں۔ تو (اگر میں سفر میں روزہ رکھوں) تو کیا مجھ پر کچھ گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے، جو اِسے قبول کرے اسکے لیے یہ بہتر ہےاور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

[مسلم: الصیام۱۰۷ - (۱۱۲۱)] عن حمزہ

[بخاری: الصوم ۱۹۴۳ - مسلم: الصیام ۱۰۷ - (۱۱۲۱)] عن عائشہ۔

وللبخاري قال ﷺ:

اِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

[خ: الصوم ١٩٤٣] عن عائشة

بخاری کی روایت میں یوں ہے:

اگر تم چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو افطار کرو (یعنی روزہ نہ رکھو)

[بخاری: الصوم ۱۹۴۳] عن عائشہ

وفي رواية قال ﷺ:

اَيُّ ذٰلِكَ اَيْسَرُ عَلَيْكَ فَافْعَلْ

(تمام في فوائده) عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ

[الصحيحة ٢٨٨٤] (صحيح)

ایک روایت میں یوں ہے:

تمہارے لیے جو بھی آسان ہو کرو۔

(تمام فی فوائدہ) عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی [الصحیحہ ۲۸۸۴] (صحیح)

٢٦. کیا مسافر روانگی سے پہلے کچھ کھا پی سکتا ہے؟

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ:

اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ

وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ

وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ، فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلَ

فَقُلْتُ لَهُ: سُنَّةٌ؟ قَالَ: سُنَّةٌ! ثُمَّ رَكِبَ

(ت) [ت بتحقيق الألباني ٧٩٩] (صحيح)

محمد بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ماہ رمضان میں آیا وہ سفر میں جارہے تھے۔ ان کی سواری بھی تیار تھی۔انھوں نے سفر کے کپڑے پہنے، کھانا منگوایا اور کھایا۔میں نے پوچھا: کیا یہ سنت ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں یہ سنت ہے۔ پھر وہ سفر کے لیے سوار ہو گئے۔

(ترمذی) [سنن ترمذی تحقیق الالبانی ۷۹۹] (صحیح)

٢٧. کیا مسافر کسی عذر کے سبب روزہ توڑ سکتا ہے؟

عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
اِلىٰ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ
فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ
فَبَلَغَهُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ
فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ
فَاَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ
فَبَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوا، فَقَالَ: أُولَئِكَ الْعُصَاةُ

(م ت ن حب خز ك) واللفظ للنسائي [ن بتحقيق الألباني ٢٢٦٣] (صحيح)
[م: الصيام ٩٠ - (١١١٤)، ٩١ - (١١١٤)]

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
فتح مکہ کے سال اللہ کے رسول ﷺ رمضان کے مہینے میں مکہ روانہ ہوئے۔ جب آپ کراع الغمیم پہنچے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔ پھر آپ کو یہ بات پہنچی کہ روزہ رکھنے سے لوگوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔تو آپ نے عصر کے بعد ایک برتن میں پانی منگوا کر سب کے سامنے اسے پیا۔ اس پر بعض لوگوں نے اپنا روزہ توڑ دیا لیکن بعض لوگ اب بھی روزہ سے ہی رہے۔ جب یہ بات اللہ کے نبی ﷺ کو پہنچی کہ بعض لوگ اب بھی روزہ سے ہیں تو آپ نے فرمایا: یہی لوگ نافرمان ہیں۔
(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ، حاکم) الفاظ نسائی کے ہیں۔
[نسائی تحقیق الالبانی ۲۲۶۳] (صحیح) [مسلم: الصیام ۹۰ - (۱۱۱۴)، ۹۱ - (۱۱۱۴)]

۲۸. نہایت عمر دراز شخص کے روزے کا کیا حکم ہے؟

عَنْ عَطَاءٍ

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ

{وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ}

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ

هُوَ الشَّيْخُ الكَبِيرُ وَالمَرْأَةُ الكَبِيرَةُ

لاَ يَسْتَطِيعَانِ اَنْ يَصُومَا

فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا [خ: تفسير القرآن ٤٥٠٥]

عطا رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یوں پڑھتے سنا:

{وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ}

(اور وہ لوگ جنہیں روزہ رکھنے میں سخت مشقت ہوتی ہے وہ ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلائیں۔) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ اس عمر رسیدہ مرد وعورت کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ یہ دونوں ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔

[بخاری: تفسیر القرآن: ۴۵۰۵]

۲۹. کیا ایک ساتھ تمام روزوں کا فدیہ دے سکتے ہیں؟

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

اَنَّهُ ضَعُفَ عَنِ الصَّوْمِ عَامًا

فَصَنَعَ جَفْنَةً مِنْ ثَرِيدٍ

وَدَعَا ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا فَاَشْبَعَهُمْ

(قط) [الإرواء ج٤ ص٢١ رقم ٩١٢] (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

وہ ایک سال روزہ رکھنے سے معذور ہوگئے تو انھوں نے ایک برتن میں ثرید بنوایا اور تیس مسکینوں کو دعوت دی اور انھیں بھر پیٹ کھلا دیا۔

(دار قطنی) [ارواء الغلیل ج۴ ص۲۱ تحت رقم ۹۱۲]

۳۰. مریض کے روزے کا کیا حکم ہے؟

قال تعالی:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا

اَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ [البقرة: ١٨٤]

اللہ تعالی نے فرمایا:

پھر تم میں سے کوئی شخص مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ (اپنے اِن چھوٹے ہوئے روزوں کی) گنتی (رمضان کے بعد) دوسرے دِنوں میں پوری کرلے۔ اور جن لوگوں کو اِس میں (یعنی روزہ میں) شدید مشقت ہوتی ہو اُن پر ایک مِسکین کا کھانا (کھِلانا) بطورِ فدیہ ہے۔ [البقرہ: ۱۸۴]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ}

{يُطِيقُونَهُ}: يُكَلَّفُونَهُ، {فِدْيَةٌ}: طَعَامُ مِسْكِينٍ وَاحِدٍ

{فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا} طَعَامُ مِسْكِينٍ آخَرَ،

لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ {فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ}

{وَاَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ} لَا يُرَخَّصُ فِي هَذَا

اِلَّا لِلَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ اَوْ مَرِيضٍ لَا يُشْفَى

(ن) [ن بتحقيق الألباني ٢٣١٧] (صحيح)

ابن عباس ﷺ

اللہ کے اس فرمان {وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ} کے متعلق فرماتے ہیں: {يطيقونه } سے مراد جو اس سے بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) : ایک مسکین (کا کھانا بطور فدیہ) (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) : ایک سے زائد مسکین کو کھلانا۔ یہ منسوخ نہیں ہے۔ (فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَاَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) [تو یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور تم روزہ رکھو یہ تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے۔] اس میں رخصت صرف اس کو ہے جو روزہ رکھنے کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا یا وہ مریض جسے مرض سے شفاء کی امید نہ ہو۔

(نسائی) [نسائی تحقیق الالبانی ۲۳۱۷] (صحیح)

۳۱. حاملہ اور مرضعہ کے لیے اگر روزہ میں ضرر کا اندیشہ ہو تو کیا کریں؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

اِذَا خَافَتِ الْحَامِلُ عَلَى نَفْسِهَا

وَالْمُرْضِعُ عَلَى وَلَدِهَا فِي رَمَضَانَ

قَالَ: يُفْطِرَانِ وَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

وَلَا يَقْضِيَانِ صَوْمًا (تفسير الطبري في تفسير آية ١٨٤)

[إرواء الغليل ج٤ ص١٩ رقم ٩١٢] (صحيح على شرط مسلم)

ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں:

اگر رمضان میں (روزے کی وجہ سے) حاملہ کو اپنے لیے اور دودھ پلانے والی عورت کو بچے پر خطرہ محسوس ہو تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ مزید یہ کہ وہ روزے کی قضاء بھی نہ کرے۔

[تفسیر الطبری البقرہ ۱۸۴] [إرواء الغلیل ج ۴ ص ۱۹ تحت رقم ۹۱۲]

اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

قَالَ لِأُمِّ وَلَدٍ لَهُ حُبْلَى اَوْ تُرْضِعُ:

اَنْتِ مِنَ الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَ الصِّيَامَ

عَلَيْكِ الْجَزَاءُ وَلَيْسَ عَلَيْكِ الْقَضَاءُ

(قط) [إرواء الغليل (٤/ ١٩)] (إسناده صحيح)

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی اُمِّ وَلَد (باندی جس سے اولاد ہو) سے کہا جو حاملہ یا مُرضِعَہ (دودھ پیتے بچے والی) تھی: تم ان لوگوں میں سے ہو جو روزہ کی قوت نہیں رکھتے۔ تم پر روزہ کا بدلہ (یعنی فدیہ) ہے قضاء نہیں۔

(دار قطنی) [إرواء الغليل (۱۹/۴)] (إسناده صحيح)

۳۲. کیا روزوں کی قضاء لگاتار کرنا ضروری ہے؟

قال تعالی:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا

اَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ [البقرة: ١٨٤]

اللہ تعالی نے فرمایا: **اگر تم میں سے کوئی شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ (اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی) گنتی دوسرے دنوں میں پوری کرے۔** [سورۃ البقرہ ۱۸۴]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

لاَ بَأْسَ اَنْ يُفَرَّقَ

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ}

[خ تعليقاً: الصوم : مَتَى يُقْضَى قَضَاءُ رَمَضَانَ؟]

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **اللہ کے اس فرمان (فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) کے مطابق روزوں کی قضاء متفرق کرے تو کوئی حرج نہیں۔** [بخاری تعلیقاً : الصوم : باب متی یقضی قضاء رمضان]

۵. سحری وافطار سے متعلق احکام

۳۳. سحری کا افضل وقت کون سا ہے؟

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛

اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ﷛ تَسَحَّرَا

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا

قَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اِلَىٰ الصَّلَاةِ فَصَلَّى

فَقُلْنَا لِاَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا

وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟

قَالَ: كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً [خ: التهجد ١١٣٤]

انس ﷛ فرماتے ہیں:

نبی ﷺ اور زید بن ثابت ﷛ نے سحری کی اور جب سحری سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔راوی کہتے ہیں: ہم نے انس ﷛ سے پوچھا: ان دونوں کے سحری کرنے اور نماز پڑھنے کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟آپ ﷛ نے فرمایا: اتنا کہ ایک آدمی پچاس (۵۰) آیتیں پڑھ لے۔

[بخاری: التہجد ۱۱۳۴]

۳۴. اگر کھاتے ہوئے سحری کا وقت ختم ہونے کا علم ہوجائے تو کیا کرے؟

قال ﷺ:

اِذا سَمِعَ أحدُكُمُ النِّداءَ

والاِناءُ على يَدِهِ

فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِي حاجَتَهُ منهُ (١)

(حم ك د) عن أبي هريرة.

[صحيح الجامع ٦٠٧، الصحيحة ١٣٩٤] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور (پینے کا) برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اُس برتن کو رکھ نہ دے بلکہ اس سے اپنی حاجت پوری کرلے۔

(مسند احمد، حاکم، ابوداؤد) راوی ابو ہریرہ۔ [صحیح الجامع ۶۰۷، الصحیحۃ ۱۳۹۴] (صحیح)

1 قال أبو داود: في كتاب الصوم: بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ

۳۵. افطار کا مسنون وقت کیا ہے؟

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷛ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلىٰ سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ

وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ صَائِمًا اَمَرَ رَجُلًا فَاَوْفَى عَلىٰ نَشَزٍ

فَاِذَا قَالَ: قَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ

(ك حب خز) [الصحيحة ٢٠٨١] (ك) عَن سهل بن سعد (طب) عَن أبي الدرداء.

[صحيح الجامع ٤٧٧٢] (صحيح)

سہل بن سعد ﷛ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

میری امت میرے طریقے پر باقی رہے گی جب تک وہ افطار کے لیے ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہ کرنے لگے۔

نبی ﷺ جب روزہ رکھتے تو ایک شخص کو ٹیلے پر بھیج دیتے۔ جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ افطار کر لیتے۔

(حاکم، ابن حبان، ابن خزیمہ) [الصحیحہ ۲۰۸۱] (صحیح)

(حاکم) راوی سہل بن سعد (طبرانی) راوی ابودرداء [صحیح الجامع ۴۷۷۲] (صحیح)

٣٦. کس چیز سے سحری اورافطار کرنا افضل ہے؟

عَنْ اَنَسٍ

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

يُفْطِرُ عَلىٰ رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ

فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلىٰ تَمَرَاتٍ

فَاِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ

(حم د ت) عن أنس [صحيح الجامع ٤٩٩٥] (حسن)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی ﷺ نماز سے پہلے رُطَب (گیلی کھجوروں) پر افطار کیا کرتے تھے اگر رُطَب کھجور نہ ہوتیں تو تَمر (سُوکھی کھجوروں) پر افطار کرلیتے اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو فقط پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

(مسند احمد، ابوداوٗد، ترمذی) راوی انس. [صحیح الجامع ۴۹۹۵] (حسن)

قال ﷺ:

نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ

(د، حب) عن أبي هريرة [الصحيحه ٥٦٢] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

تمر (سوکھی کھجوریں) مؤمن کے لیے کتنی اچھی سحری ہے۔

(ابوداوٗد، ابن حبان) راوی ابوہریرہ [الصحیحہ ۵۶۲] (صحیح)

۳۷.افطار کے وقت کیا کہنا چاہیے ؟

عن ابن عمر قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ[1] قَالَ:

ذَهَبَ الظَّمَاُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللهُ [2]

(د ك) عن ابن عمر. [صحيح الجامع ٤٦٧٨] (حسن)

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ جب افطار کرتے تو یہ دعاء پڑھتے:

ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللهُ

(پیاس چلی گئی، رگیں تر ہوگئیں اور اجر پکا ہوگیا ان شاء اللہ۔)

(ابوداود، حاکم) راوی ابن عمر [صحیح الجامع ۴۶۷۸] (حسن)

شمس الحق عظیم آبادی فرماتے ہیں:

(اِذَا اَفْطَرَ) سے مراد (اِفطار کے بعد) ہے۔

[عون المعبود وحاشیۃ ابن القیم (۶/ ۳۴۵)]

[1] قوله: (إذا أفطر) من صومه (قال) أي بعد الإفطار [مرعاة المفاتيح (٦/ ٤٧٤) رقم ٢٠١٣]

وقال القاري: إِذَا اَفْطَرَ) اَيْ بَعْدَ الْإِفْطَارِ [مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٤/ ١٣٨٦) رقم ١٩٩٣]

[2] (وَثَبَتَ الْاَجْرُ) اَيْ زَالَ التَّعَبُ وَحَصَلَ الثَّوَابُ، وَهَذَا حَثٌّ عَلَى الْعِبَادَاتِ، فَإِنَّ التَّعَبَ يَسِيرٌ لِذَهَابِهِ وَزَوَالِهِ، وَالْاَجْرُ كَثِيرٌ لِثَبَاتِهِ وَبَقَائِهِ [مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٤/ ١٣٨٦)]

٦. روزہ میں جائز اور ناجائز کام

۳۸. روزے میں بھول کر کھا پی لینے کا کیا حکم ہے؟

قال ﷺ:

مَنْ اَكَلَ نَاسِيًا

وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ

[خ: كِتَابُ الأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ ٦٦٦٩ - م: الصيام ١٧١ - (١١٥٥)]

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

جس نے بھول کر روزہ کی حالت میں کچھ کھا پی لیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔

[بخاری: کتاب الأیمان والنذور ٦٦٦٩ - مسلم: الصیام ۱۷۱ - (۱۱۵۵)] عن ابی ہریرہ

۳۹. کیا رمضان میں بیوی سے صحبت جائز ہے؟

قال تعالیٰ:

أُحِلَّ لَكُمْ

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ[1] **اِلٰى نِسَائِكُمْ** [البقرة: ١٨٧]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
روزے کی رات میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے۔ [البقرہ ١٨٧]

قال ابن كثير:

{وَالرَّفَثُ} هُنَا هُوَ الْجِمَاعُ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ

وَطَاوُسٌ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

وَالْحَسَنُ وَقَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَالضَّحَّاكُ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ

وَالسُّدِّيُّ وَعَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ وَمُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ. [تفسير ابن كثير ط العلمية (١/ ٣٧٥)]

ابن کثیر فرماتے ہیں:
{الرَّفَثُ} سے مراد یہاں جماع ہے۔
یہی بات ابن عباس، عطاء، مجاہد، سعید بن جبیر، طاؤس، سالم بن عبد اللہ، عمرو بن دینار، حسن بصری، قتادہ، زہری، ضحاک، ابراہیم نخعی، سدی، عطاء خراسانی، اور مقاتل بن حیان نے کہی ہے۔ [تفسیر ابن کثیر (١/ ٣٧٥)]

1 قال تعالی: فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ [البقرة: ١٨٧]

۴۰. کیا محض ذائقہ چکھ لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

لاَ بَأْسَ اَنْ يَتَطَاعَمَ الصَّائِمُ عَنِ الْقِدْرِ

(خ: تعليقا) [مصنف ابن أبي شيبة ٩٢٧٨] [مختصر صحيح البخاري: أثر ٣٦١]

قال الألباني: وهذا سند حسن فى مثل هذا المتن. [الإرواء ج٤ ص٨٦]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

روزہ دار اگر ہانڈی سے کچھ چکھ لےتو کوئی حرج نہیں۔

(بخاری: تعلیقا ذکر کیا ہے) [مصنف ابن ابی شیبہ ۹۲۷۸]

[مختصر صحیح البخاری: اثر۳۶۱] [ارواء الغلیل ج۴ ص۸۶]

قال الالبانی: (وہذا سند حسن فی مثل ہذا المتن)

۴۱. کیا روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے؟

عن قتادة قال:

لا بأسَ أنْ يَزْدَرِدَ الصَّائِمُ رِيْقَهُ

[مصنف عبد الرزاق ٧٥٠٢ ورواه البخاري تعليقا في الصوم باب سواك الرطب واليابس]

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اگرروزہ دار اپنا تھوک نگلےتو کوئی حرج نہیں۔

[مصنف عبد الرزاق ۷۵۰۲ اور امام بخاری نے کتاب الصوم باب سواک الرطب والیابس میں اسے تعلیقا روایت کیا ہے]

۴۲. کیا قے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

قال ﷺ:

مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ

وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ

(٤ ك) عن أبي هريرة. والفظ للترمذي [صحيح الجامع ٦٢٤٣] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

جسے قے آجائے اس پر قضاء نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے تو اس پر قضاء ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم) راوی ابو ہریرہ

[صحیح الجامع ۶۲۴۳] (صحیح)الفاظ ترمذی کے ہیں۔

ولفظ ابن خزيمة:

اِذَا اسْتَقَاءَ الصَّائِمُ اَفْطَرَ

وَاِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ لَمْ يُفْطِرْ

[صحيح ابن خزيمة ١٩٦٠] (إسناده صحيح)

ابن خزیمہ کے الفظ ہیں:

اگر روزہ دار خود قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور اگر اس پر قے غالب آ گئی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا۔

[صحیح ابن خزیمہ ۱۹۶۰] (إسنادہ صحیح)

۴۳. کیا روزے کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں؟

قَالَ ابْنُ عُمَرَ

يَسْتَاكُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ وَلَا يَبْلَعُ رِيقَهُ

[البخاري في الصوم: الإغتسال للصائم تعليقا]

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(روزے دار) دن کے اول اور آخری حصے میں مسواک کر سکتا ہے مگر وہ اس کا تھوک نہ نگلے۔

[امام بخاری نے الصوم : الاغتسال للصائم میں تعلیقاً ذکر کیا ہے۔]

۴۴. کیا روزے کی حالت میں راحت کے لیے نہا سکتے ہیں؟

عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْعَرْجِ (۱)

يَصُبُّ عَلىٰ رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ

(د) [د بتحقيق الألباني ٢٣٦٥] (صحيح) وهذا مختصر

ابوبکر بن عبدالرحمٰن کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں: انھوں نے کہا:

میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو عَرج کے مقام پر دیکھا آپ اپنے سر پر پیاس یا گرمی کی وجہ سے پانی ڈال رہے تھے۔

(ابوداؤد) [ابوداؤد تحقیق الالبانی ۲۳۶۵] (صحیح) یہ مختصر روایت ہے۔

1 قَرْيَةٌ جَامِعَةٌ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ [حاشية السندي على سنن ابن ماجه (٢/ ٢١٩)]

۴۵. کیا روزہ دار تیل اور سرمہ لگا سکتا ہے؟

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:

اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُتَرَجِّلًا

[البخاري في الصوم: الإغتسال للصائم تعليقا]

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب تم میں سے کسی کا روزہ کا دن ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صبح تیل لگائے اور کنگھی کرے۔

[امام بخاری نے الصوم: الاغتسال للصائم میں تعلیقا ذکر کیا ہے۔]

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

اَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ

(د) [د بتحقيق الألباني ٢٣٧٨] (حسن موقوف)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

وہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

(ابوداؤد) [صحیح ابی داود ۲۰۸۲] (حسن موقوف)

٤٦. کیا خون دینے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟ (١)

عَنْ اَبِی سَعِیدٍ قَالَ:

رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِی الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ (٢)

(قط، طب هق) [الإرواء ج٤ص٧٥ رقم ٩٣١]

ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ نے روزہ دار کو حجامہ کروانے کی رخصت دی۔

(دارقطنی، طبرانی، بیہقی) [إرواء الغلیل ج۴ص۷۵ رقم ۹۳۱]

1 قال ﷺ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

(حم د ن هـ حب ك) عن ثوبان وهو متواتر. [صحيح الجامع ١١٣٦] (صحيح)

2 قال الألباني: فالحديث بهذه الطرق صحيح لا شك فيه وهو نص في النسخ.[الإرواء ج٤ص٧٥ رقم ٩٣١]

شیخ الالبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ان تمام طرق سے اس حدیث کے صحیح ہونے میں کوئی اشکال نہیں اس حدیث نے پہلی حدیث کو منسوخ کردیا۔

۴۷. کیا جنبی کے لیے روزہ کا وقت شروع ہونے سے پہلے غسل لازم ہے؟

عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُمَا قَالَتَا:

اِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنُبًا

مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ

[خ: الصوم ١٩٢٦ – م: الصيام ٧٨ – (١١٠٩)]

نبی ﷺ کی دونوں بیویاں حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں صبح کرتے اور آپ روزہ رکھ لیتے۔

[بخاری: الصوم ۱۹۲۶ - مسلم: الصیام ۷۸ - (۱۱۰۹)]

۴۸. کیا بیوی کا بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ شَابٌّ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أُقَبِّلُ وَاَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: لَا.

فَجَاءَ شَيْخٌ فَقَالَ: أُقَبِّلُ وَاَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُنَا اِلىٰ بَعْضٍ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : قَدْ عَلِمْتُ لِمَ نَظَرَ بَعْضُكُمْ اِلىٰ بَعْضٍ، اِنَّ الشَّيْخَ يَمْلِكُ نَفْسَهُ.

(حم د) واللفظ لأحمد [الصحيحة ١٦٠٦] (حسن صحيح)

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک نوجوان آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول، کیا میں روزہ کی حالت میں (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اتنے میں ایک عمر دراز صاحب آئے اور انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول، کیا میں روزہ کی حالت میں (بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس پر ہم ایک دوسرے کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے تم ایک دوسرے کو کیوں دیکھ رہے ہو۔ بات یہ ہے کہ بزرگ شخص اپنے اوپر زیادہ قابو رکھتے ہیں۔

(مسند احمد، ابو داود) الفاظ احمد کے ہیں۔ [الصحیحہ ۱۶۰۶] (حسن صحیح)

۴۹. لیلۃ القدر میں کیا دعاء کرنا چاہیے؟

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ

اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُولُ فِيهَا؟

قَالَ: قُولِي: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

(ت هـ ك) عن عائشة.

[صحيح الجامع ٤٤٢٣، ت بتحقيق الألباني ٣٥١٣] (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول، اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس رات میں کیا کہوں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

{ اللهُمَّ اِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي }

اے اللہ تو بڑا معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس مجھے معاف کردے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، حاکم) عن عائشہ [صحیح الجامع ۴۴۲۳، ترمذی تحقیق الالبانی ۳۵۱۳] (صحیح)

۵۰. کتنے دنوں کا اعتکاف سنت ہے؟ (۱)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

[خ: الإعتكاف ٢٠٢٥ - م: الإعتكاف ١ - (١١٧١)]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

[بخاری: الاعتکاف ۲۰۲۵ - مسلم: الاعتکاف ۱ - (۱۱۷۱)]

[1] ولاَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِي المسْلِمِ فِي حاجَةٍ أَحَبُّ إلي من أن أعتكف في المِسْجِدِ شَهْراً

(ابنُ أبي الدُّنْيا فِي قضاء الحوائج طب) عن ابن عمر. [صحيح الجامع ١٧٦] (حسن)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشَرَةَ اَيَّامٍ

فَلَمَّا كَانَ العَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ

اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا [خ: الإعتكاف ٢٠٤٤]

ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے

کہ اللہ کے نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے، لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

[بخاری: الاعتکاف ۲۰۴۴]

عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ مُقِيمًا

اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

وَاِذَا سَافَرَ اعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِينَ

(حم) عن أنس. [صحيح الجامع ٤٧٧٥] (صحيح)

حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں:

اللہ کے نبی ﷺ جب مقیم ہوتے رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کرتے اور اگر آپ (رمضان میں) سفر کرتے (اور اعتکاف نہ کر پاتے) تو اگلے سال بیس دن کا اعتکاف کرتے۔

(مسند احمد) عن انس. [صحیح الجامع ۴۷۷۵] (صحیح)

۷.   صدقۃ الفطر سے متعلق احکام

۵۱. زکاۃ الفطر کس پر فرض ہے؟

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ:

اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ

عَلىٰ كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ

[خ: الزكاة ١٥٠٣ – م: م: الزكاة ١٦ – (٩٨٤)] واللفظ لمسلم

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ نے رمضان میں زکوۃ الفطر کو ہر مسلمان چاہے وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو عورت، چھوٹا ہو یا بڑا سب پر فرض کیا ہے۔

[بخاری: الزکوۃ ۱۵۰۳ - مسلم: الزکوۃ ۱۶ - (۹۸۴)] الفاظ مسلم کے ہیں۔

۵۲. زکاۃ الفطر کب دینا چاہیے؟

عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَ بِزَکَاۃِ الْفِطْرِ

اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلَاۃِ

[خ: الزکاۃ ۱۵۰۹ – م: الزکاۃ ۲۲ – (۹۸۶)] واللفظ لمسلم

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو (عید کی) نماز کے لیے جانے سے قبل زکوۃ الفطر دینے کا حکم دیا۔

[بخاری: الزکوۃ ۱۵۰۹ - مسلم: الزکوۃ ۱۶۴۶] الفاظ مسلم کے ہیں۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

یُعْطِیھَا الَّذِینَ یَقْبَلُونَھَا

وَکَانُوا یُعْطُونَ قَبْلَ الفِطْرِ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ [خ: الزکاۃ ۱۵۱۱]

نافع سے روایت ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما زکوۃ الفطر اس شخص کو دیتے جو اسے قبول کرتا تھا اور لوگ زکاۃ الفطر ایک یا دو دن پہلے ہی دے دیا کرتے تھے۔ [بخاری: الزکوۃ ۱۵۱۱]

۵۳. صدقۃ الفطر میں اناج دینا چاہیے یا رقم؟

قال ﷺ:

أدُّوا صَاعا مِنْ طَعامٍ فِي الفِطْرِ

(حل هق) عن ابن عباس. [صحيح الجامع ٢٤٢] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

طعام (یعنی اناج) سے ایک صاع صدقۃ الفطر دیا کرو۔

(حلیۃالاولیاء، بیہقی) راوی ابن عباس. [صحیح الجامع ۲۴۲] (صحیح).

۵۴. کیا نماز عید کے بعد صدقۃ الفطر دینے سے وہ ادا ہو جاتا ہے؟

قال ﷺ:

زَكَاةُ الْفِطْرِ

طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ

وَطُعْمَةٌ لِلْمَسَاكِينِ

مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ فَهِىَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ

وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلاَةِ فَهِىَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ

(قط هق) عن ابن عباس. [صحيح الجامع ٣٥٧٠] (صحيح).

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

زکوۃ الفطر روزے دار کو لغو (بے فائدہ) اور بے حیائی (کے گناہ) سے پاک کرنے اور مسکینوں کا پیٹ بھرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے، جس نے اسے نماز سے پہلے ادا کیا تو وہ مقبول صدقہ ہے اور جس نے اسے نماز کے بعد ادا کیا تو وہ ایک عام صدقہ ہے۔

(دار قطنی، بیہقی) عن ابن عباس. [صحیح الجامع ۳۵۷۰] (صحیح)